© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ☆

رسمِ عثمانی کی شرعی حیثیت اور تبدیلی سے متعلق فتاوی جات

زیر نظر مضمون مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کے رفیق کار قاری محمد مصطفیٰ راسخ حفظہ اللہ کی وہ کاوش ہے، جو قبل ازیں ماہنامہ رشد کے جنوری وفروری ۲۰۰۸ء کے مشترکہ شمارہ میں شائع ہوچکی ہے، لیکن موضوع کے بعض پہلوؤں کی تشنگی کے اعتبار سے موصوف نے مضمون کو دوبارہ ترتیب دیا ہے اور گرانقدر اضافہ جات بھی فرمادیے ہیں۔ ہم شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی حفظہ اللہ کے انتہائی شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں رہنمائی دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور عصر حاضر کی عالمی لجنات کے فتاویٰ پر مشتمل ایک کتاب تحریم كتابة القرآن الكريم بحروف غير عربية أعجمية أو لاتينية از الشیخ صالح علی العود بھی ترجمہ کے لیے فراہم کی، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ماضی کی طرح معاصر اہل علم بھی رسم عثمانی کی تبدیلی کو بالاتفاق ناجائز سمجھتے ہیں۔

اسی موضوع پر چند سال قبل پنجاب یونیورسٹی سے حافظ سمیع اللہ فراز حفظہ اللہ کے قلم سے ایم فل کا ایک مقالہ بھی طبع کیا جاچکا ہے۔ تحقیق مزید کے خواہشمند حضرات اس مقالہ کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔ [ادارہ]

قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل کردہ آسمانی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان کتاب کو آخرالزمان پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا اور ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:۹] فرما کر اس کی حفاظت کا فریضہ اپنے ذمہ لے لیا۔ قرآن مجید کا یہی امتیاز ہے کہ دیگر کتب سماوی کے مقابلے میں صدیاں بیت جانے کے باوجود محفوظ و مامون ہے اور اس کے چشمہ فیض سے اُمت سیراب ہورہی ہے۔ قرآن مجید کا یہی امتیاز اور اعجاز دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے اور ان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس کتاب لاریب کی جمع و کتابت میں شکوک وشبہات پیدا کردیئے جائیں، جن کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ معاذ اللہ گذشتہ کتابوں کی مانند قرآن مجید بھی تحریف وتصحیف سے محفوظ نہیں رہا، لیکن چونکہ حفاظت قرآن کا فریضہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے، چنانچہ تاریخ اسلام کے ہر دور میں مشیت الٰہی سے حفاظت قرآن کے لیے ایسے اقدامات اور ذرائع استعمال کئے گئے جو اپنے زمانے کے بہترین اور موثر ترین تھے۔ حفاظت قرآن کے دو بنیادی ذرائع حفظ اور کتابت ہیں، جو عہد نبوی سے لے کر آج تک مسلسل جاری وساری ہیں۔

عہد نبوی میں حفاظتِ قرآن کا بنیادی ذریعہ حفظ و ضبط تھا۔ متعدد صحابہ کرام قرآن مجید کے حافظ اور قاری تھے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کتابت وحی کا سلسلہ بھی جاری رہا، جیسے ہی کوئی آیت مبارکہ نازل ہوتی نبی کریم ﷺ کاتبین وحی کو بلوا کر لکھوا دیا کرتے تھے اور بتلاتے تھے کہ فلاں فلاں آیت کو فلاں فلاں سورت میں لکھو۔ عہد نبوی میں قرآن

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ و رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مجید مکمل لکھا ہوا موجود تھا مگر ایک جگہ جمع نہیں تھا، بلکہ مختلف اشیاء میں متفرق طور پر موجود تھا۔عہد صدیقی میں واقعہ یمامہ کے بعد قرآن مجید کو صحف کی صورت میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا اور عہد عثمانی میں واقعہ آرمینیہ و آذر بائیجان کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک جگہ جمع کیے گئے قرآن مجید کے متعدد نسخے تیار کر کے مختلف اَمصار میں روانہ کردیئے گئے۔عہد عثمانی میں کتابت قرآن کا ایسا رسم اختیار کیا گیا، جو تمام قراءات متواترہ کا احتمال رکھتا تھا اور جو درحقیقت عہد نبوی اور عہد صدیقی میں لکھے گئے صحف کے رسم سے ماخوذ تھا۔

رسمِ عثمانی

رسم عثمانی سے مراد وہ رسم الخط ہے، جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم پر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر ساتھیوں نے کتابتِ مصاحف میں اختیار کیا۔ قابل ذکر اَمر یہ ہے کہ رسم عثمانی کا ایک بڑا حصہ رسمِ قیاسی کے موافق ہے، لیکن چند کلمات رسم قیاسی کے خلاف لکھے گئے ہیں۔ اس لیے اَہل علم میں ایک نئی بحث نے جنم لیا کہ کیا رسم عثمانی توقیفی ہے؟ بایں طور پر کہ مصاحف عثمانیہ میں موجود رسم قیاسی کے مخالف کلمات کو توقیفی سمجھ کر ویسے ہی لکھ دیا جائے، یا یہ رسم غیر توقیفی (اجتہادی) ہے، جس میں تبدیلی کر کے رسم قیاسی کے موافق لکھا جاسکتا ہے؟ بالفاظ دیگر کتابتِ قرآن میں اس رسمِ عثمانی کا التزام کرنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

زیر نظر تحریر میں مذکورہ بالا مسئلہ کو ہر طبقہ کا موقف بمع دلائل ،ان کا باہمی موازنہ کر کے راجح موقف بتا دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس موضوع کے متعلق ایک اہم بحث کہ کیا صحابہ کرام کتابت و املاء کے ماہر تھے یا نہیں؟ میں دلائل کی روشنی میں کوئی رائے قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

رسمِ عثمانی کی توقیفیت

حقیقت یہ ہے کہ رسمِ عثمانی کے امتیاز کی بنیادی وجہ اس کے وہ اختلافات ہیں، جو رسمِ قیاسی و املائی کے مقابلہ میں منقول ہیں۔ بالفاظ دیگر انہی اختلافات نے رسم قرآنی اور رسمِ قیاسی کے راستے جدا جدا کردیئے ہیں، چنانچہ جب دونوں طریقہ ہائے کتابت میں فرق اور اختلاف ظاہر ہوا تو ان کی تحقیق و تفتیش ایک لازمی امر تھا۔نتیجتاً یہ بحث پیدا ہوئی کہ کیا رسمِ عثمانی منجانب اللہ ہے اور کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی صراحت فرمائی ہے؟ اسی بحث کا دوسرا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ اہل عرب چونکہ اپنے رسم الخط کے لحاظ سے ارتقائی دور میں تھے اور صحابہ کرام نے اس وقت کے رائج رسم کے ساتھ ہی قرآن کی کتابت کی۔ دریں اثناء علماء نے کسی ایک رسم کی اَفضلیت و فوقیت کی وجوہ تلاش کرنا شروع کیں، جس سے رسمِ عثمانی کے توقیفی ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ایک مستقل بحث معرض وجود میں آئی۔ دونوں مکتبہ ہائے فکر کے دلائل درج ذیل ہیں:

قائلین عدم توقیف

◉ یہ موقف بعض اہل علم کا ہے۔اس نظریہ اور موقف کی بنیاد علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کا وہ اقتباس ہے، جو انہوں نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے:

”ولا تلتفتنَّ فی ذلك إلی ما یزعمه بعض المغفلین من أنهم كانوا محكمین بصناعة الخط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ما أن ما يتخيل من مخالفة خطوطهم لاصول الرسم ليس كما يتخيل بل لكلها وجه »
[مقدمه ابن خلدون:۱/۷۴۷]

’’بعض غافل لوگوں کی طرح اس بات کی طرف توجہ نہیں دینی چاہیے کہ صحابہ کرام فن کتابت پر عبور رکھتے تھے، اس طرح یہ بات بھی ناقابل التفات ہے کہ ان کے کتابی اختلافات کا تعلق اُصول رسم سے ہے، جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک اختلاف کے پیچھے کوئی وجہ موجود ہے۔‘‘ [رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت از حافظ سمیع اللہ فراز، ص۲۹۲]

◉ قاضی ابوبکر الباقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے کتابت میں سے کوئی چیز اُمت پر فرض نہیں فرمائی، اسی لئے قرآن کو لکھنے والے اور اس کے خطاطین نے کسی معین رسم کو اختیار نہیں کیا، کیونکہ کسی رسم کا وجوب سماعی وتوقیفی نہیں اور نہ ہی کتاب اللہ کی کسی نص سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ کسی نص سے بھی یہ مفہوم نہیں نکلتا کہ قرآنی رسم اور اس کی پابندی کسی مخصوص جہت پر لازمی ہے۔‘‘
[مناهل العرفان:۱/۳۷۲]

◉ نبی کریم ﷺ کا یہ اعجاز ہے کہ آپ ﷺ اُمی تھے اور لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كُنتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَّا رْتَابَ الْمُبْطِلُونَ﴾ [العنکبوت:۴۸]

’’اور اے پیغمبر ﷺ! قرآن اترنے سے پہلے نہ تو تو کوئی کتاب پڑھ سکتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے اس کو لکھ سکتا تھا۔ (کیونکہ تو اُمی تھا) اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھٹلانے والے ضرور شبہ کرتے۔‘‘

لہٰذا یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کتابت و املاء کے قواعد کے مطابق لکھوایا ہو۔ کیا نبی کریم ﷺ کاتبین وحی کو فرماتے تھے کہ لفظ إبراهيم کو سورہ بقرہ میں بغیر یا کے، جبکہ سورہ بقرہ کے علاوہ دیگر مقامات پر یاء کے ساتھ لکھو۔

اگر نبی کریم ﷺ کا کتابت کروانا مذکورہ صفت و کیفیت پر تھا، تب رسم عثمانی بلا شک وشبہ توقیفی ہے، لیکن ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے، جس میں مذکورہ کیفیت منقول ہو۔ اگر ایسی کیفیت ہوتی تو ضرور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچتی۔

◉ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کلمہ ’التابوت‘ کی تاء کی کتابت میں اختلاف ہوا تو امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لغت قریش کے مطابق تاء مطولہ کے ساتھ لکھنے کا حکم دیا۔ اگر قرآن مجید کا رسم توقیفی ہوتا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کہنا چاہیے تھا کہ جس کیفیت پر آپ رضی اللہ عنہ (زید) کو نبی کریم ﷺ نے لکھوایا ہے، اسی کیفیت پر لکھ دو، یا سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ خود فرماتے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فلاں کیفیت پر لکھوایا ہے۔

◉ اگر رسم توقیفی ہوتا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب سے مختلف شہروں کی طرف بھیجے گئے تمام مصاحف میں ایک ہی کیفیت پر ہوتا اور ان میں مکتوب بعض کلمات کی کتابت میں ایک دوسرے سے اختلاف نہ ہوتا۔

◉ امام مالک رحمہ اللہ بچوں کی تعلیم کے لیے رسم عثمانی کے خلاف رسم قیاسی کے مطابق لکھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اگر رسم توقیفی ہوتا تو وہ اس کی لازماً صراحت فرماتے اور بچوں کے لئے غیر رسم عثمانی پر لکھنے کی اجازت نہ دیتے۔

◉ اگر رسم توقیفی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا نام ’رسم توقیفی یا رسم نبوی‘ رکھتے، ’رسم عثمانی‘ نہ رکھتے۔

رسم عثمانی کا نظریہ توقیف

جمہور اہل علم کے نزدیک رسم عثمانی توقیفی ہے، یعنی اس کے کلمات کی ہیئت و کیفیت رسول اللہ ﷺ سے توقیفاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے۔ جمہور علماء سلف کے اقوال کے علاوہ رسول اللہ ﷺ سے رسمِ عثمانی کے ثبوت اور فقہی اُصولوں کی روشنی میں رسمِ عثمانی کے توقیفی ہونے پر دلائل پیش خدمت ہیں:

◉ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ﴾ [الحجر:۹]
''بے شک قرآن کو ہم ہی نے اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کی مذکورہ نگہبانی وحفاظت قرآن کریم کے حروف، معانی اور رسم سمیت تمام اُمور پر مشتمل ہے۔ اگر رسم عثمانی توقیفی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا یہ دعویٰ ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ غلط قرار پاتا، جو کہ محال ہے یعنی اگر رسم عثمانی غیر توقیفی ہوتا، جس کو صحابہ کرام نے اپنی وسعت علمی سے لکھا تھا تو لازم آتا کہ لفظ 'رحمت، نعمت' ہاء کے ساتھ اور لفظ 'وسوف یؤت' یاء کے ساتھ اور لفظ 'یدع' وغیرہ واؤ کے ساتھ نازل کئے گئے تھے، جن کو صحابہ کرام نے خط سے عدم واقفیت کی بناء پر جہالت میں 'تاء، حذف یاء اور حذف واؤ' کے ساتھ لکھ دیا ہے اور چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود امت اس غلطی کی پیروی کرتی چلی آرہی ہے اور حروف کی کمی وزیادتی جیسے گناہ کا ارتکاب کرتی رہی ہے، حالانکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« إِنَّ أُمَّتِیْ لَا تَجْتَمِعُ عَلَی الضَّلَالَۃِ »[سنن ابن ماجہ]
''میری اُمت کبھی گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی۔''

جب اللہ تعالیٰ کے اس دعوے ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ﴾ کا ابطال ناممکن ہے تو عدم توقیفی والا نظریہ بھی باطل ٹھہرا، اس سے عدم توفیق کی ضد توفیق یعنی 'توقیفِ نبوی' کا ثبوت ملا، لہٰذا رسم عثمانی توقیفی ہے اور یہی مطلوب ومقصود الٰہی ہے۔ [تنویر البصر للضبّاع:ص۱۱۰]

◉ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾
''(اور بے شک قرآن عزت والی، بے نظیر اور نادر کتاب ہے) جھوٹ کا تو اس میں دخل ہی نہیں ہے، نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ حکمت والے، تعریف کے لائق اللہ کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔'' [حم السجدۃ:۴۲]

قرآن مجید ایک ایسی محفوظ کتاب ہے، جس میں جھوٹ کا یکسر دخل نہیں ہے۔ اب یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی عقل ودانش سے قرآن مجید کا رسم لکھ دیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو اور زمانہ نزول وحی میں اس پر تنبیہ بھی نہ آئی ہو، لہٰذا اس آیت مبارکہ کا تقاضا ہے کہ رسمِ عثمانی کو توقیفی تسلیم کیا جائے۔ اگرچہ اس میں بعض مقامات پر عظیم مقاصد کے تحت، جن سے روگردانی محال ہے، معروف قواعد کتابت 'رسم قیاسی' کے خلاف لکھا گیا ہے۔ [تنویر البصر للضباع رحمہ اللہ:۱۱۷]

◉ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ﴾ [البروج:۲۱،۲۲]
''یہ قرآن (کچھ معمولی کلام نہیں ہے)، بلکہ بڑی بزرگی والا ہے، لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔''

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إن هذا القرآن المجيد عند الله فى لوح محفوظ ينزل منه ما يشاء على من يشاء من خلقه"
''بے شک یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے جو چاہتا ہے، اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کردیتا ہے۔'' [تاریخ القرآن لمحمد طاهر بن عبدالقادر:۱۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قرآن مجید لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے بعینہٖ یہی قرآن ہے۔ اب یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ اس قرآن کا رسم، لوح محفوظ میں مکتوب قرآن مجید کے رسم سے مختلف ہو۔ اس آیت مبارکہ کا تقاضا ہے کہ رسم قرآن کو توقیفی تسلیم کیا جائے ورنہ اس کا غیر محفوظ ہونا لازم آئے گا، جو کہ محال اور باطل ہے۔

◉ کاتب وحی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ

''کنت أکتب الوحی عند رسول الله ﷺ وهو یملی علیَّ فإذا فرغتُ قال: « اقرأه » فأقرؤُهُ فإنْ کان فیه سَقْطٌ أقامه'' [مجمع الزوائد:۸/۲۵۷]

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی لکھا کرتا تھا اور آپ ﷺ مجھے اِملاء کرواتے تھے، جب میں فارغ ہوجاتا تو آپ ﷺ فرماتے: اس کو پڑھ! میں پڑھتا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو آپ ﷺ اسے درست کروا دیتے۔''

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کتابت وحی کی بذات خود نگرانی کیا کرتے تھے اور اس میں رہ جانے والی غلطیوں کو درست کروا دیتے تھے۔ گویا کہ آپ نے مکمل قرآن اپنی نگرانی میں لکھوایا، جو رسم قرآن کے توقیفی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

◉ اگرچہ نبی کریم ﷺ اُمی تھے، لیکن اُمی ہونے کے باوجود آپ ﷺ قراءت بھی کرتے تھے اور اِملاء (کتابت) بھی کرواتے تھے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے اُمی ہونے کے باوجود املاء کروانے کے غیر معقول ہونے کا اعتراض کرتا ہے تو یہی اعتراض آپ ﷺ کی قراءت اور تلاوت پر بھی ہوسکتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں (قراءت، کتابت) کو ایک ہی جگہ ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ [العنکبوت:۴۸] بیان کیا ہے اور اس امر کا غیر عقلی ہونا ہی معجزہ ہے، کیونکہ معجزہ ماورائے عقل شے کا نام ہے۔

مزید برآں اس آیت مبارکہ میں ﴿مِنْ قَبْلِهٖ﴾ کی ضمیر ﴿مِنْ كِتَابٍ﴾ کی جانب لوٹ رہی ہے کہ آپ ﷺ اس کتاب کے نزول سے پہلے پہلے اُمی تھے۔ اس میں بھی آپ ﷺ کا معجزہ کارفرما ہے کہ پہلے آپ ﷺ اُمی تھے، پھر ایسے علوم وفنون لائے جن کا ایک اُمی سے صادر ہونا محال ہے۔ [تنویر البصر للضباع رحمہ اللہ] قرآنی آیت ﴿اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ ''اگر پڑھا لکھا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور شک کرتے'' میں بھی یہی واضح کیا گیا ہے کہ اگر آپ ﷺ اُمی نہ ہوتے تو کفار یہ اعتراض کرتے کہ یہ کلام اپنے پاس سے گھڑ لایا ہے، لیکن ایک ایسا آدمی جو اُمی ہو اور پھر ایسے علوم وفنون لے کر آئے جو ایک اُمی سے ناممکن اور محال ہوں تو یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ خالصتاً عطیہ خداوندی (وحی الٰہی) ہے، جس میں آپ ﷺ کا ذاتی کوئی دخل نہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمی ہونے کے باوجود جس طرح 'قراءت' آپ ﷺ کے لئے وحی الٰہی تھی ویسے ہی اِملاء (کتابت) کروانا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وحی کی روشنی میں ہوتا تھا۔

◉ علامہ علی محمد الضباع رحمہ اللہ اپنی کتاب تنویر البصر میں رقم طراز ہیں کہ

''بعض ایسے آثار منقول ہیں، جن سے محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے اور علماء کی ایک جماعت کا بھی یہی رجحان ہے، جن میں سے ابومحمد شلیبانی رحمہ اللہ، ابوذر الہروی رحمہ اللہ اور ابوالولید الباجی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

- ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے: "مامات رسول الله حتی کتَبَ وَقرَأَ" ''نبی کریم ﷺ نے وفات سے پہلے لکھا اور پڑھا۔''
- امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے:
«رأيت ليلة أسرى بي مكتوبا على باب الجنة الصدقة بعشر أمثالها...... »
''میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔''
- ابن اسحاق کی روایت میں قصہ حدیبیہ والی حدیث میں مذکور ہے: "فأخذ رسول الله ﷺ الكتابَ فكتَبَ: هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله" ''نبی کریم ﷺ نے ورق لیا اور اس پر لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ دوسری روایت میں ہے: "وليس يَحْسُنُ أن يكْتُبَ فكتبَ" ''آپ کی کتابت اچھی نہیں تھی، پس آپ نے لکھا۔'' تیسری روایت میں ہے: " فكَتَبَ بيده " ''آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں امام طبری رحمہ اللہ اور امام خازن رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اور یمنی رحمہ اللہ نے اپنی شرح میں نقل کیا ہے۔
- ابوبکر النقاش رحمہ اللہ نے ابو کبشہ السلولی رحمہ اللہ کی روایت میں نقل کیا ہے کہ أنه قرأ صحيفةً لعيينة بن حصن وأخبر بمعناها ''نبی کریم ﷺ نے عیینہ بن حصن کا صحیفہ پڑھا اور اس کا معنی بتایا۔ اس روایت کو امام ابو حیان رحمہ اللہ نے بحر المُحیط میں نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کتابت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

١. اللہ تعالیٰ نے قلم کو ان کے ہاتھ میں جاری کر دیا ہو اور قلم نے آپ ﷺ کے قصد کے بغیر ہی لکھ دیا ہو۔
٢. دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت کتابت سکھا دی ہو جس طرح قراءت سکھا دی تھی۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے کتابت کی روایات اگرچہ صحیح نہیں ہیں، لیکن یہ بھی کوئی بعید از قیاس نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتابت و قراءت دونوں کا علم عطا کر دیا ہو۔

مذکورہ اقوال و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے اور املاء بھی کرواتے تھے اور آپ ﷺ کا ان دونوں (قراءت و کتابت) کو جاننا اُمی ہونے کے خلاف بھی نہیں ہے اور یہی کمال معجزہ ہے۔ ان دونوں (قراءت و کتابت) کے جاننے کے باوجود بھی نبی کریم ﷺ اُمی تھے، کیونکہ یہ علم وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کو حاصل ہوئے، نہ کہ آپ ﷺ نے ان علوم کو سیکھا۔

◉ عہد عثمانی میں کتابت مصاحف میں بھی عہد نبوی اور عہد صدیقی میں لکھے گئے رسم کو ہی بنیاد بنایا گیا تھا، ورنہ قرآن مجید دلوں میں پہلے سے ہی محفوظ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود صحف پر اعتماد کیا، جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لکھے جا چکے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان صحف کو لکھواتے وقت عہد نبوی کے رسم کو ہی بنیاد بنایا تھا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت تک کچھ قبول نہیں کرتے تھے جب تک دو گواہ اس پر گواہی نہ دے دیتے۔ شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر الکردی رحمہ اللہ اپنی کتاب تاريخ القرآن وغرائب رسمه وحكمه میں رقم طراز ہیں:

''كان زيد لا يقبل من أحد شيئا حتى يشهد شهيدان'' [الدر المنثور]
''حضرت زید رضی اللہ عنہ دو گواہوں کی گواہی کے بغیر کچھ قبول نہیں کرتے تھے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

حضرت زید رضی اللہ عنہ گواہیاں اس لئے تلاش کرتے تھے، تاکہ وجوہ قراءات کو مکمل کرسکیں اور عہد نبوی کی کتابت کو دیکھ سکیں جو صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کی تھی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان دو گواہوں کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وكان المراد بالشاهدين شاهد الحفظ والكتابة“ [فتح الباري:۹/۱۵]

”دو گواہوں سے مراد حفظ اور کتابت کے گواہ ہیں۔“

امام سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”المراد أنهما يشهدان على أن ذلك المكتوب كتب بين يدي رسول الله ﷺ“

[جمع القرآن للروحی، ص۷]

”اس سے مراد یہ ہے کہ دو گواہ یہ گواہی دیں کہ یہ لکھا ہوا حصہ (ٹکڑا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھا گیا تھا۔“

ابن عساکر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو قسم دے کر کہا کہ تمہارے پاس جتنا بھی قرآن لکھا ہوا ہے وہ لے آؤ! چنانچہ لوگ ورق اور چمڑے وغیرہ پر لکھے ہوئے قرآن کے ٹکڑے لاتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کردیتے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کو قسم دے کر کہتے:

”أسمعتَ من رسول الله وهو أملاه عليك فيقول: نعم“ [تاريخ القرآن وغرائب رسمه:ص۵۰]

”کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو اِملاء کروائی تھی۔ پس وہ کہتا ہاں! تب اس ٹکڑے کو محفوظ کرلیا جاتا۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد صدیقی وعہد عثمانی میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کروائی ہوئی کتابت واملاء (رسم) کا پورا پورا خیال رکھا گیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا املاء کروانا عمل توقیفی ہے۔ عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں جب ان مصاحف پر مراجعت کرلی گئی تو ۱۲ ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ یہی معیاری اور توقیفی رسم ہے، جس پر آج تک اُمت کا اجماع چلا آرہا ہے اور سلف میں سے کسی سے بھی اس کی مخالفت منقول نہیں ہے۔

- جب مصاحف عثمانیہ کو لکھ لیا گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا کہ جب اس آیت مبارکہ ﴿ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ ﴾[البقرة:۲۴۰] کا حکم منسوخ ہوچکا ہے، تو آپ نے اس کو مصحف میں کیوں لکھ دیا ہے؟ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”إن هذا أمر توقيفي وأنا وجدتها مثبتة في المصحف كذلك بعدها فأثبتها حيث وجدتّها“

”بے شک یہ توقیفی امر ہے، میں نے اس آیت کو اسی طرح مصحف میں لکھا ہوا پایا ہے۔ پس میں نے بھی اسے جہاں موجود تھی وہاں لکھ دیا ہے۔“ [ابن کثیر:ص۶۵۸]

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتابتِ مصاحف میں اپنے اجتہاد کے بجائے توقیف نبوی پر عمل کیا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوایا ہوا تھا اسے لکھ دیا اور جو حذف تھا اسے چھوڑ دیا اور اس طریقہ رسم پر لکھوایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھا۔

- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إذا كتب أحدكم ”بسم الله الرحمن الرحيم“ فليمدَّ الرحمن» [رواه الديلمي فى سنده]

”جب تم میں سے کوئی شخص 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' لکھے تو اس کو چاہئے کہ لفظ 'الرحمٰن' کو لمبا کرے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے اور غلطیوں کی اِصلاح فرما دیتے تھے۔

◉ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا:

«ألق الدواة ، وحرف القلم ، وانصب الباء ، وفرق السين ، ولا تعور الميم ، وحسن الله ، ومد الرحمن ، وجود الرحيم ، وضع قلمك على أذنك اليسرى فإنه أذكر لك» وفي رواية: «أذكر لك للملى» [فتح الباری ، الدیلمی: ص۳۱۴ ، کنزالعمّال:۱۰/؟ ، الدر المنثور: ۱/۱]

''دوات کھلی رکھو، قلم ترچھا پکڑو، باء کو کھڑا کرو، سین کو علیحدہ کرو، میم کو ٹیڑھا نہ کرو، لفظ اللہ کو خوبصورت بناؤ، لفظ الرحمٰن کو لمبا کرو، لفظ الرحیم کو عمدہ لکھو اور اپنی قلم اپنے بائیں کان پر رکھو، بے شک یہ زیادہ یاد دلانے والا عمل ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ بے شک یہ اِملاء کے لئے زیادہ یاد دلانے والا عمل ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث بھی آپ کے اِملاء کروانے پر دلالت کرتی ہے، جس میں نہ صرف اِملاء کا ذکر ہے بلکہ حروف کی کتابت کی ہیئت و کیفیت کا بھی تذکرہ ہے کہ فلاں فلاں حرف کو ایسے ایسے لکھو۔

◉ عن زيد بن ثابت:"أنه كان يكره أن تكتب "بسم الله الرحمن الرحيم" ليس لها سين"

[تحريم كتابة القرآن الكريم بحروف غير عربية]

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بسم الله الرحمن الرحيم میں بغیر سین کے 'بسم اللہ' کی کتابت کو ناپسند کرتے تھے۔''

'بسم اللہ' کی سین کو دندانوں کے بغیر لکھنے کو ناپسند کرنے کی یہی وجہ ہوسکتی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید میں اسے سین کے دندانوں کے ساتھ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ غیر قرآن میں بھی رسم توقیفی کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

◉ ڈاکٹر عبدالقیوم عبدالغفور السندی رحمہ اللہ اپنی کتاب جمع القرآن الكريم في عهد الخلفاء الراشدين میں رقم طراز ہیں:

''جمہور اہل علم کا یہی خیال ہے کہ رسم عثمانی توقیفی ہے۔ انہوں نے درج ذیل اُمور سے استدلال کیا ہے:

① کاتبین وحی نے نبی کریم ﷺ کی نگرانی میں قرآن مجید کو لکھا، اور نبی کریم ﷺ نے اس رسم کو باقی رکھا جس پر انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے لکھا تھا اور آپ ﷺ کا کسی معاملہ پر زمانہ نزول وحی میں خاموش رہنا بھی ہمارے لئے حجت ہے۔ آپ ﷺ کی تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی رسم درست اور توقیفی ہے۔

② عہد صدیقی رضی اللہ عنہ اور پھر عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں اسی سابقہ رسم پر لکھا گیا، جس پر ۱۲ ہزار صحابہ کا اجماع ہے، کسی سے مخالفت ثابت نہیں ہے، اور ان کا اجماع ہمارے لئے واجب الاتباع ہے۔

③ اُمت نے اسی رسم کی اتباع کی، اور کتابت مصاحف میں اسی کو ہی معیار بنایا، تابعین اور ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا، لیکن کسی سے مخالفت نقل نہیں کی گئی۔''

◉ شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر الکردی رحمہ اللہ اپنی کتاب 'تاریخ القرآن وغرائب رسمہ وحکمہ' میں رقم طراز ہیں:

''قرآن مجید ہم تک تواتر قطعی، سند صحیح کے ساتھ عدول سے عدول تک طبقہ بعد طبقہ پہنچا ہے جو قراءۃ سماع اور رسم سمیت تمام امور کو شامل ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

◉ ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
"أنه يتوقف على السماع من رسول الله ﷺ وليس للعقل فيه مجال"
[الجمع الصوتی الاوّل،ص۲۹۳]
''یعنی یہ (رسم) رسول اللہ ﷺ سے منقول ہونے کی بناء پر توقیفی ہے اور اس میں عقل کا کوئی دخل نہیں ہے۔''

◉ علامہ طاش کبریٰ زادہ رحمہ اللہ رسم کی توقیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ رسم آج تک قابل اتباع سنت رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کسی کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اس کے تغیر و تبدل کا ارادہ کرے، حالانکہ ہجا کی کتابت سالوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بدلتی اور مختلف زمانوں میں ایک قوم سے دوسری قوم تک منتقلی میں مختلف ہوجایا کرتی ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے اعدائے قرآن کی تحریفات سے حفاظت کی خاطر کتاب اللہ میں ہر قسم کی تبدیلی یا کسی قسم کی کمی وبیشی کا دروازہ ہی بند کردیا ہے۔ بایں وجہ رسم عثمانی کو یہ مقدس مقام ملا جس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ [مفتاح السعادۃ:۲/۲۲۵،رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت،ص۲۹۵]

◉ حافظ سمیع اللہ فراز حفظہ اللہ اپنے ایم فل کے مقالہ 'رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت' میں رقم طراز ہیں:
''صفحۂ ہستی پر کلام اللہ کا آغاز نزول بھی اس عقدہ کو حل کرنے کے لیے بڑا ثابت ہوتا ہے۔ جب اوّلین وحی ہی علم وقلم کے دستور وقانون کے ساتھ نازل ہوئی، چنانچہ اس بنیاد پر ابن فارس رحمہ اللہ رسم کے توقیفی اور منجانب اللہ ہونے کے دعویدار ہیں: "نقول أن الخطّ توقيفي لقوله تعالىٰ: ﴿عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾ وقال تعالىٰ: ﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴾ [الجمع الصوتی الاوّل:ص۲۹۳]

◉ شیخ القراء قاری اِظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
''معلوم ہوتا ہے کہ نوشت وخواند تمام پیغمبروں کا عمل رہا ہے اس میں حضرت ادریس علیہ السلام یا حضرت ہود علیہ السلام یا حضرت آدم علیہ السلام کی خصوصیت نہیں۔ لہٰذا علماء روایت کا یہ کہنا: "القرآن قد كتب كله بأمره واملائه" ''مکمل قرآن مجید آپ ﷺ کے حکم اور املاء کروانے سے لکھا گیا ہے۔'' کوئی تعبیر مجازی نہیں ہے سیدھا صاف مطلب ہے کہ ہر لفظ آپ ﷺ کے حکم سے لکھا گیا اور اس کی رسم وانشاء بھی آپ کے فرمان سے ہوئی۔'' [ایضاح المقاصد:ص۱۱،۱۲]

◉ نبی کریم ﷺ اپنی موجودگی میں کاتبین وحی کو قرآن مجید کی املاء کروایا کرتے تھے، گویا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اس رسم کو نافذ فرمایا ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں پورے قرآن مجید کی کتابت کی، لہٰذا رسم قرآنی کا توقیفی ہونا تقریری حدیث سے ثابت ہوا۔ [رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت:۲۹۶]

کچھ ایسا ہی ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ رسم عثمانی کے توقیفی ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:
"إنَّ النبی ﷺ كان له كتاب يكتبون الوحی، و بحضرته كتبوا كله بهذا الرسم...... وكان النبی ﷺ قد أقَرَّ هذا الرسم" [الجمع الصوتی الاوّل:۲۹۶]
''نبی کریم ﷺ کے متعدد کاتبین وحی تھے، جنہوں نے آپ ﷺ کی موجودگی میں اس رسم میں مکمل قرآن مجید لکھا گویا کہ آپ نے خود اس رسم کو مقرر کردیا۔''

◉ قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ رسم عثمانی کی توقیفیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:
''اگر رسم عثمانی کو توقیفی تسلیم نہ کیا جائے تو اس سے لازم آئے گا کہ صحابہ نے عدم واقفیت کے سبب قرآن مجید کو غلط لکھ دیا ہے۔ خود بھی ان کلمات پر غلط وقف کرتے رہے اور چودہ سو سال سے قرائے امت بھی اسے غلط پڑھتے آرہے ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن کا وعدہ کیا ہوا ہے جو عام ہے، لہٰذا یہ وعدہ ایک ایک حرف کی حفاظت کو شامل ہے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطی تسلیم کی جائے تو حفاظت قرآن کا خدائی وعدہ صادق نہیں رہے گا، جو کہ محال ہے۔''
[الخط العثمانی فی الرسم القرآنی، ص۱۰۱]

◉ رسم عثمانی کے توقیفی ہونے کے متعدد دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کے مختلف الفاظ کو مختلف مقامات میں دو طریقوں سے لکھا جاتا ہے، مثلاً ایک کلمہ قرآن مجید میں بعض مقامات پر ایک رسم، جبکہ وہی کلمہ دوسرے مقامات پر دوسرے رسم سے لکھا گیا ہے، حالانکہ کلمہ ایک ہی ہے۔ مثلاً کلمہ 'بسم' سورتوں کے آغاز اور دو آیات ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ﴾ [هود:۴۱] اور ﴿وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ [النمل:۳۰] میں الف کے بغیر لکھا گیا ہے جب کہ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ [الواقعة:۷۴] اور ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ [العلق:۱] میں الف کے ساتھ مرسوم ہے۔ اگر یہ رسم قیاسی ہوتا تو ہر کلمہ ہر جگہ ایک ہی طرح مرسوم ہوتا اور اس میں اختلاف نہ رکھا جاتا، لہٰذا بعض حِکم ومصالح کے تحت یہ رسم عثمانی بعض مقامات میں مختلف رکھا گیا ہے۔

راجح موقف: مذکورہ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ رسم عثمانی کو توقیفی ماننے ہی میں اُمت کے اتحاد کے علاوہ کئی مصالح مضمر ہیں، کیونکہ دورِ جدید میں ہر رسم اپنی روز افزوں ترقی کے سبب تغیر وتبدل کا محتاج ہے۔ اسی بنیاد پر اگر ہم متعدد رسوم میں کتابتِ مصحف کی اجازت دے دیں، تو اس کی وجہ سے قرآنی حفاظت وصیانت میں ایک ناقابل یقین مشکل درپیش ہوگی، چنانچہ مناسب یہی ہے کہ کتبۂ اولیٰ کے مطابق ہی رسم اختیار کیا جائے۔ واللہ أعلم بالصواب

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور فنِ کتابت

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کتابت جانتے تھے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کتابت جاننے کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے:

◉ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسم اور اِملاء کے قواعد سے ناواقف و نابلد تھے، جس کی سب سے بڑی دلیل کتابت رسم عثمانی ہے جو معروف قواعد اِملاء کے خلاف ہے۔ یہ نظریہ رکھنے والوں میں امام ابن خلدون رحمہ اللہ سرفہرست ہیں، جو اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ ''اس غیر متمدن دور میں کتابت ابھی نابالغ تھی اور منتشر نہیں ہوئی تھی اور اپنے ابتدائی مراحل میں تھی۔'' [تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه]

◉ دیگر علماء کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتابت جانتے تھے اور کتابت و املاء کے قواعد سے بخوبی آگاہ تھے۔

شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر رحمہ اللہ اپنی کتاب تاریخ القرآن وغرائب ورسمه وحکمه میں رقم طراز ہیں:
''متعدد دلائل کی بنیاد پر ہمارا عقیدہ جازم ہے کہ صحابہ کرام کتابت و املاء کے قواعد سے بخوبی واقف وآگاہ تھے۔''

① امام آلوسی رحمہ اللہ اپنی تفسیر 'روح المعانی' میں لکھتے ہیں:
''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسم الخط میں پختہ اور وصل وقطع وغیرہ کے اعتبار سے کتابت و املاء کے قواعد جاننے والے تھے، لیکن قرآن مجید میں بعض مواقع پر کسی حکمت کی بناء پر رسم قیاسی کی مخالفت کی گئی ہے۔''

② یہ بات بھی مخفی نہیں ہے کہ صحابہ کرام نہایت اہم اُمور میں بادشاہوں اور امراء کو خطوط لکھتے اور ان کے خطوط کا جواب دیتے اور باہمی تجارت کے عقود ومعاہدات خود لکھتے تھے اگر ان کے مذکورہ رسائل وعقود معروف قواعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

املائیہ کے خلاف ہوتے تو ضرور التباس اور قصورِ فہم کا اندیشہ پیدا ہو جاتا، لیکن تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ موجود نہیں ہے کہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے کوئی معاملہ ملتبس ہوا ہو۔

دار الکتب العربیہ، مصر میں ابھی تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تحریریں موجود ہیں جو قواعد کتابت و املاء کے موافق ہیں، ان میں خلافِ قواعد کوئی چیز نہیں ہے۔

③ خطِ کوفی عراق کے دو شہروں حیرۃ اور الانبار کی طرف سے حجاز پہنچا اور ان دونوں شہروں میں یہ خط یمن سے آیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خط کوفی میں کتابت کیا کرتے تھے جو قدیم عربی خط حمیری کی فرع ہے اور خط حمیری یمن میں منتشر اور معروف تھا۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خط حمیری جو خط عربی کی اصل ہے، کے قواعد وضوابط نہ ہوں جب کہ خط حمیری سے ہزاروں سال پرانے خط الھیر، خط غلیفی، خط الفینیقی اور السریانی جیسے خطوط کے قواعد محفوظ ہیں، جنہیں خطوط میں تخصُّص کرنے والے حضرات جانتے ہیں۔

④ مؤرخین کا اتفاق ہے کہ مکہ میں سب سے پہلے حرب بن امیہ نے فن کتابت کو داخل کیا۔ اس نے اپنی تجارت کے دوران بشر بن عبدالملک سمیت کئی افراد سے سیکھا، پھر ان دونوں (حرب بن امیہ اور بشر بن عبدالملک) سے مکہ کے کئی افراد نے کتابت سیکھی۔ [دیکھئے: تاریخ القرآن الکریم وغرائب رسمه وحکمه]

⑤ اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مبتدی طلبہ اپنی مدتِ تعلیم میں اپنے خط اور املاء کو پختہ کر لیتے ہیں یا نہیں؟ خصوصاً ایسے طلبہ جن کو معاصرین نے موھوبون (اللہ کی طرف سے عطا کئے گئے) کا لقب عطا کیا ہو؟

تو اس کا جواب یہی ہے کہ خط واملاء کی جدت و پختگی کے لئے یہ مدت کافی ہے، جس کا مدارس ابتدائیہ میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور پھر ایسے ذہین اور عقل مند طلبہ جن کے مانیٹر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، جنہوں نے سریانی زبان ۱۵ یا ۱۷ دنوں میں سیکھ لی تھی، کیا ایسے ذہین اور کتابت کے پختہ شخص سے غلطی کے ارتکاب کا گمان کیا جا سکتا ہے، خصوصاً جب وہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر عہد عثمانی رضی اللہ عنہ تک کتابت کرتے چلے آئے ہوں؟ معاملہ واضح ہے، لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب خط سے ناواقفیت، بدویت اور عدم تمدن کی نسبت کرنا غیر مناسب ہے۔

[جمع القرآن الکریم فی عهد الخلفاء الراشدین للسندی]

اعتراض: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قواعد کتابت و اِملاء سے واقف تھے، تو پھر انہوں نے قرآن مجید کو خلاف قواعد کیوں لکھا؟

جواب: ہمارے خیال کے مطابق یہ جہالت یا ناواقفیت کی وجہ سے نہیں، بلکہ رسم قرآنی کے توقیفی ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے، جو درحقیقت دشمنانِ اسلام کی جانب سے قرآن مجید میں تحریف وتصحیف سے حفاظت کی خاطر کیا گیا ہے، چنانچہ صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے لکھوایا تھا، ویسے ہی انہوں نے لکھ دیا اور حفاظت قرآن جیسے متعدد عظیم مقاصد کے تحت بعض مقامات پر قواعد کتابت و اِملاء کے خلاف لکھا گیا۔

اعتراض: نحو وصرف (عربی گرائمر) کے قواعد تو علماء کوفہ وبصرہ نے لکھے ہیں۔

جواب: اس میں کوئی انکار نہیں کہ قواعد علماء کوفہ وبصرہ نے مرتب کئے ہیں، لیکن انہوں نے قواعد اپنے پاس سے نہیں گھڑ لئے، بلکہ لغت عرب کو سامنے رکھتے ہوئے قواعد کو مرتب کیا ہے، کیونکہ پہلے زبان ہوتی ہے پھر اس کے قواعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مرتب کیے جاتے ہیں، نہ کہ زبان سے ہٹ کر قواعد مرتب کر دیئے جائیں۔
[تاریخ القرآن الکریم وغرائب رسمه وحکمه]

کتابتِ مصاحف میں رسمِ عثمانی کا التزام

کلماتِ قرآنیہ کا ایک بڑا حصہ تلفظ کے موافق یعنی قیاسی ہے، لیکن چند کلمات تلفظ کے خلاف لکھے جاتے ہیں۔ کیا رسمِ عثمانی اور رسمِ قیاسی کے درمیان فرق باقی رہنا چاہیئے یا مصاحف کی کتابت وطباعت میں رسمِ عثمانی کی پابندی کرنا واجب ہے۔ یہ وہ سوال ہیں جنہوں نے علماء رسم کے علاوہ مورخین کے زاویہ فکر کو بھی بنیادی طور پر دو طبقات میں تقسیم کر دیا ہے، کیونکہ لغت عرب اور اس کے رسم الخط سمیت دنیا کی ہر زبان اپنے تطور وارتقاء کا سفر جاری رکھتے ہوئے اپنے اندر کی تبدیلیوں کی متحمل رہتی ہے اور لازمی نتیجہ کے طور اس کا رسم الخط بھی جدت ونشو نما کا متقاضی رہتا ہے، اس کے مقابلہ میں رسم قرآنی یا رسمِ عثمانی نے اس عام مروجہ 'اُصول نشو' کی قبولیت سے ہمیشہ توقف کیا ہے۔ قرآنی رسم کی اسی قدامت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مکتبہ فکر کے نزدیک رسمِ مذکور میں چونکہ کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں، چنانچہ طباعتِ مصحف میں اس کی پابندی کرنا لازمی ہے، جبکہ اس کے مقابلہ میں فکر کا ایک زاویہ یہ بھی ہے کہ مرورِ زمان کے ساتھ زبانوں اور ان کے رسوم الخط کی تبدیلی کا لوگوں کے مزاج وفہم پر اثر انداز ہونا ایک لازمی امر ہے، لہٰذا رسمِ قرآنی کو لوگوں کی آسانی اور مزاج کے موافق بنانے کے لیے قدیم رسمِ قرآنی میں تبدیلی کی گنجائش موجود رکھتے ہوئے رسمِ عثمانی کا التزام ضروری نہیں، گویا کہ رسمِ عثمانی کے التزام وعدم التزام کے بارے میں دو بنیادی موقف سامنے آئے ہیں۔

قائلین عدم وجوب

اس نظریہ کے مطابق عصر حاضر میں رسمِ عثمانی کا التزام کرنے کی بجائے رائج عربی قواعد املاء پر عملدرآمد ہونا چاہیئے، تاکہ عامۃ الناس کے لیے قراءت آسان ہو سکے۔

کتابت مصاحف میں عدم اتباع رسمِ عثمانی کے حوالے سے متعلق علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ اپنی کتاب اتحاف فضلاء البشر فی القراءات الأربعة عشر میں شیخ عزبن عبدالسلام رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

''آج کل قدیم رسم الخط پر مصاحف کی کتابت کرنا جائز نہیں ہے، تاکہ جاہلوں کی طرف سے تغییر کا خطرہ نہ رہے۔''
[تاریخ القرآن وغرائب رسمه]

بعض مؤرخین نے رسمِ عثمانی کو اِختیارِ صحابہ قرار دیتے ہوئے مخالفت رسمِ عثمانی کو جائز قرار دیا ہے، جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ رسمِ عثمانی کی اتباع فقط پہلے زمانہ میں ضروری تھی، اب نہیں ہے۔ [تنویر البصر للضبّاع رحمہ اللہ]

جواب: مذکورہ تمام اقوال وآثار نا قابل قبول ہیں، کیونکہ اس سے علمِ رسم کو بتدریج ترک کرنا لازم آتا ہے اور رسم عثمانی ایک ایسی چیز ہے جس کو سلف ثابت کر چکے ہیں، لہٰذا جاہلوں کی جہالت کی رعایت کرتے ہوئے اسے چھوڑ دینا اور اس کے مخالف لکھنا جائز نہیں ہے، خصوصاً جبکہ وہ قراءات کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہو۔ علاوہ ازیں رسمِ عثمانی کے خلاف لکھنے سے قراءاتِ قرآنیہ اور علوم الاداء کے ضیاع کا بھی اندیشہ ہے۔ [تنویر البصر للضباع رحمہ اللہ]

قائلین وجوب

کتابت مصاحف میں اتباع رسمِ عثمانی کے بارے میں جمہور، علماء اور آئمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ رسمِ عثمانی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اتباع کرنا واجب ہے اور اس 'مجمع علیہ' رسم کو چھوڑ کر معروف قواعد کتابت و املاء کے مطابق لکھنا حرام ہے، کیونکہ رسم عثمانی کے مجمع علیہ ہونے میں کسی سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مصاحف عثمانیہ کی کتابت کرتے ہوئے بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اتفاق رائے سے اس رسم کو صحیح اور درست قرار دیا تھا اور صحابہ کرام کی اتباع ہم پر لازم ہے۔ یہ موقف رکھنے والوں کے دلائل درج ذیل ہیں:

- امام بیہقی رحمہ اللہ شعب الایمان میں فرماتے ہیں:

''جو شخص مصحف لکھنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسم عثمانی کی حفاظت کرے اور اسی کے مطابق لکھے، اس کی مخالفت کرے اور نہ ہی اس میں کوئی ردوبدل کرے، کیونکہ وہ لوگ ہم سے زیادہ عالم، دل و زبان کے سچے اور امانت دار تھے، ہمیں ان سے زیادہ بڑا عالم ہونے کی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔'' [تنویر البصر للضباع]

مذاہب اَربعہ میں رسم عثمانی کا التزام

مذاہب اربعہ کے تمام فقہاء نے مصحف کی کتابت وطباعت میں رسم عثمانی کے التزام کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے:

- امام جعبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا رسم عثمانی کے واجب الاتباع ہونے پر اجماع ہے۔
- شیخ صالح علی العود نے اپنی کتاب "تحریم کتابة القرآن الکریم بحروف غیر عربیة، مطبوع لوزارة الشئون الاسلامیة بالسعودیة" میں اتباع رسم عثمانی کے وجوب پر ائمہ کا اجماع نقل کیا ہے۔

مالکیہ

وقت گذرنے کے ساتھ کتابت مصحف میں جب رسم عثمانی سے مختلف صور کلمات کا دخول شروع ہوا تو امام مالک رحمہ اللہ سے استفتاء ہو، جسے امام سخاوی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ

''اُن سے سوال کیا گیا، اگر کوئی شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو تو کیا وہ جدید قواعد کتابت و اِملاء پر لکھ سکتا ہے؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں اس کو جائز نہیں سمجھتا، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ پہلی رسم (رسم عثمانی) پر ہی لکھے۔'' [المقنع:۹،۱۰]

امام سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''امام مالکؒ نے جو کہا ہے وہی حق ہے، کیونکہ اسی میں پہلی حالت کی حفاظت و بقاء ہے۔'' [مناھل العرفان:۱/۳۷۲]

امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''علماء اُمت میں سے کسی نے بھی امام مالک رحمہ اللہ کی مخالفت نہیں کی۔'' [المقنع:۹،۱۰]

حنابلہ

رسم عثمانی کے التزام کے بارے میں اَحمد بن حنبل رحمہ اللہ کا موقف بیان کرتے ہوئے علامہ زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''تحرم مخالفة مصحف الامام فی واو أو یاء أو ألف أو غیر ذلك''

[مناھل العرفان:۱/۳۷۲، البرھان:۱/۳۷۹]

''کتابت واؤ، یاء اور الف وغیرہ میں رسم عثمانی کی مخالفت حرام ہے۔''

ڈاکٹر عبدالوہاب حمودہ، امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''ہم جانتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے اور امام احمد رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی لوگوں نے قواعد کتابت میں رسم عثمانی کی مخالفت شروع کر کے عام قواعد کتابت پر مصاحف کی کتابت کی طرف رغبت کی۔ جب امام مالک رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے عام قواعد کتابت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔ اب ہمارے اوپر ان کی اتباع اور ان کے قول کی پیروی کرنا لازمی ہے۔'' [القراء ات واللّھجات:ص۱۰۲، رسم عثمانی اوراس کی شرعی حیثیت:۳۳۳]

احناف

''المحیط البرھانی فی فقہ الحنفیۃ'' میں مکتوب ہے:

''رسم عثمانی کے مطابق مصحف لکھنا ہی زیادہ مناسب عمل ہے۔'' [مناھل العرفان:۳۷۲/۱]

شافعیہ

فقہ شافعی کی کتاب المنھاج کے حواشی میں لکھا ہے:

کلمہ [الربٰوا] واؤ اور الف کے ساتھ لکھا جائے گا، جیسا کہ رسم عثمانی میں مکتوب ہے، جبکہ یاء اور الف [الربیٰ] کے ساتھ نہیں لکھا جائے گا، کیونکہ اس کی رسم سنت متبعہ ہے۔ [مناھل العرفان:۳۷۲/۱]

- **استاذ عبدالرحمٰن بن القاضی مغربی فرماتے ہیں:**

''رسم عثمانی کے علاوہ کسی اور رسم میں قرآن مجید لکھنا جائز نہیں ہے اور رسم عثمانی کے عامۃ الناس کو سمجھ نہ آنے کی علت ناقابل قبول ہے، کیونکہ اُمت کے ہر فرد پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کو رسم عثمانی کے مطابق سیکھے اور پڑھے اور کسی شخص کا رسم عثمانی کے خلاف لکھنا مردود ہے، کیونکہ رسم عثمانی کے واجب الاتباع ہونے پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے۔''

[تنویر البصر للضباع]

- صاحب فتح الرحمٰن فرماتے ہیں:

''رسم عثمانی میں جہاں الف ہے وہاں الف لکھنا، جہاں کلمہ متصل ہے وہاں متصل اور جہاں منقطع ہے وہاں منقطع لکھنا، جہاں تاء ہے وہاں تاء کے ساتھ اور جہاں ھاء ہے وہاں ھاء کے ساتھ لکھنا واجب ہے اور جو شخص رسم عثمانی کی مخالفت کرے گا وہ گناہگار ہے۔'' [تنویر البصر للضباع]

- قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب الشفا میں مکتوب ہے:

''مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ جو کچھ دوگتوں کے درمیان الحمدللہ رب العالمین سے لے کر من الجنۃ والناس تک، وہ سب قرآن ہے، اللہ کی کلام اور وحی ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی۔ اس میں جو کچھ موجود ہے وہ سب برحق ہے، اور جو شخص جان بوجھ کر اس میں کمی یا زیادتی کرے گا، وہ کافر ہے۔''

ان کی تائید ان کے شارحین نے بھی کی ہے، جن میں سے ملا علی قاری رحمہ اللہ اور الشھاب الخفاجی رحمہ اللہ، جو کہ کبار علماء حنفیہ میں سے ہیں، قابل ذکر ہیں کہ قرآن مجید میں زیادتی یا کمی کفر ہے، خواہ وہ حرفاً ہو، کتابۃً ہو یا قراءۃً ہو۔'' [تنویر البصر للضباع رحمہ اللہ]

- امام بغوی رحمہ اللہ اپنی کتاب شرح السنۃ میں فرماتے ہیں:

''جس مصحف پر معاملہ ثابت ہو چکا ہے وہ نبی کریم ﷺ کے آخری عرضات کے مطابق ہے جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف میں لکھوانے کا حکم دیا اور باقی قطعات کو ختم کرا دیا، جس پر صحابہ کا اجماع ہو گیا، لہٰذا جو کلمہ بھی رسم عثمانی کے خلاف ہوگا وہ منسوخ تصور کیا جائے گا، لہٰذا کسی کے لئے بھی اس رسم سے ہٹ کر کچھ لکھنا جائز نہیں ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

[تحريم كتابة القرآن بحروف غير عربية]

⊙ شیخ صالح علی العود اپنی کتاب تحريم كتابة القرآن بحروف غير عربية میں لکھتے ہیں کہ چند امور کی بنیاد پر اتباع رسم عثمانی واجب ہے:

* نبی کریم ﷺ نے یہ رسم خود لکھوایا۔
* عہد صدیقی اور عہد عثمانی میں بھی اسی رسم پر لکھا گیا۔
* بارہ ہزار صحابہ کرام نے اس پر اجماع کیا۔
* عہد تابعین وائمہ مجتہدین میں بھی اس پر امت کا اجماع ہے۔

⊙ سعودی عرب کی مجلس هيئة كبار العلماء سے، رسم عثمانی کو چھوڑ کر جدید قواعد تحریر کے مطابق قرآن لکھنے سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و آئمہ سلف کی اتباع اور تحریف سے کتاب اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے مجلس كبار العلماء کے نزدیک رسم مصحف کو رسم عثمانی کے مطابق باقی رکھنا ضروری ہے اور جدید قواعد اِملاء و تحریر کے موافق کرنے کے لئے رسم عثمانی کو بدلنا جائز نہیں ہے۔ واللہ الموفق

⊙ شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر رحمہ اللہ اپنی کتاب تاریخ القرآن میں ہی لکھتے ہیں:

''بعض کلمات میں قواعد کتابت و اِملاء کے خلاف لکھے جانے کے باوجود رسم عثمانی کی اتباع واجب ہے، اسی لئے محاورہ مشہور ہے: ''خطان لايقاس عليهما خط المصحف و خط العروض''

''دو خطوط پر قیاس نہیں ہوسکتا، خطِ مصحف اور خطِ عروض۔''

⊙ اگر قرآن مجید قواعد کی رو سے لکھا جائے تو قواعد ہر زمانہ میں بدلتے رہتے ہیں اور ان میں ارتقاء کا سلسلہ جاری رہتا ہے، لہٰذا قرآن بازیچہ اطفال بن جائے گا۔

⊙ اگر رسم عثمانی سے ہٹ کر لکھنے کی اجازت دے دی گئی تو دشمنان اسلام لغت عربیہ سے ہٹ کر دوسری لغات انگلش وغیرہ میں بھی لکھنے کی کوشش کریں گے اور اعجاز القرآن کی فصاحت و بلاغت والی اصل روح ختم ہو جائے گی۔

اعتراض: مصحف عثمانی میں نقطے، اعراب، ترقیم آیات اور رکوع واحزاب واجزاء کے نمبر نہیں تھے، لہٰذا اتباع رسم عثمانی میں ان کو بھی حذف کر دینا چاہئے۔

جواب: جب فتوحاتِ اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوگیا اور عرب وعجم کا اختلاط ہوا تو تصحیف اور التباس کے خطرہ سے بچنے کے لیے حجاج بن یوسف کے دور میں یہ عظیم الشان خدمت سرانجام دی گئی۔ درحقیقت یہ کام ''جوہر حروف'' میں داخل نہیں ہے، بلکہ یہ قراءاتِ صحیحہ پر دلالت کرنے کیلئے جوہر حروف سے علیحدہ فقط 'علامات' مقرر کی گئی ہیں۔

شیخ صالح علی العود کی گرانقدر خدمت

اس سلسلے میں شیخ صالح علی العود نے ایک عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے کتابتِ مصاحف میں رسم عثمانی کا التزام کرنے کے حوالے سے ایک سوال لکھ کر مختلف بلاد اسلامیہ میں قائم جمعیات، اسلامی اداروں، مجالس علمیہ، دارالافتاء، کبار علماء کمیٹیوں، مذہبی تنظیموں اور نامور معروف علماء ومشائخ کی طرف روانہ کیا۔

سوال: شیخ صالح علی العود کی جانب سے ارسال کردہ سوال یہ تھا کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

’’کیا قرآن مجید کو رسم عثمانی کے خلاف غیر عربی حروف میں لکھنا جائز ہے؟‘‘

اس سوال کے جواب میں تمام اہل علم، جمعیات، مجالس علمیہ، دارالافتاء اور مذہبی اداروں نے ایک متفقہ موقف اپناتے ہوئے رسم عثمانی کے خلاف غیر عربی حروف میں کتابت قرآن کی حرمت کا فتویٰ دیا۔ اگرچہ ان کی جانب سے صادر ہونے والے فتاویٰ کے دلائل اور اسلوبِ کلام مختلف ہے، مگر تمام فتاویٰ اس بنیادی نقطے پر متفق ہیں کہ

’’قرآن مجید کو رسم عثمانی کے خلاف غیر عربی حروف میں لکھنا حرام ہے۔‘‘

اختصار کے پیش نظر ان فتاویٰ جات کو تفصیلاً نقل کرنا ممکن نہیں ہے، یہاں ہم صرف غیر عربی حروف میں حرمت کتابت کا فتویٰ صادر کرنے والی مجالس علمیہ اور اہل علم کے اسماء گرامی ذکر کریں گے۔

حرمت کا فتویٰ دینے والی مجالس علمیہ اور اہل علم کے اسماء گرامی

مجالس علمیہ

- هيئة كبار العلماء (المملكة العربية السعودية)
- مجلس المجمع الفقهى الاسلامى (المكة المكرمة)
- وزارة العدل، دارالافتاء (جمهورية مصر العربية)
- لجنة الفتاوىٰ فى الأزهر (جمهورية مصر العربية)
- لجنة من أفاضل علماء الأزهر (جمهورية مصر العربية)
- مجلس الاقراء، بدمشق (الجمهورية العربى السورية)
- وزارة الأوقاف والشؤون والمقدسات الإسلامية دائرة الافتاء العام (عمان/ اُردن)
- كلية الشريعة والدراسات الاسلامية (جامعة قطر)
- وزارة الأوقاف والشئوون الاسلاميه الهيئة العامة للفتوى (الكويت)
- وزارة الأوقاف، ادارة جامع بنى أمية (الجمهورية العربية السورية)
- جمعیۃ علماء الہند (دهلى۔ هندوستان)
- رئاسة الشئوون الدينية انقره (الجمهورية التركية)
- مجلة الدعوة السعودية

علماء ومشائخ

- الدکتور عبدالحلیم محمود (شيخ الجامعة الازهر سابقاً)
- الشیخ محمد عبداللہ دراز (من علماء الأزهر الشريف)
- الشیخ محمد عبدالعظیم الزرقانی (مدرس علوم القرآن والحديث لكلية أصول الدين بالأزهر)
- الشیخ محمد شاکر (من علماء مصر)
- الشیخ علال الفاسی (من علماء المغرب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

- الدکتور عبدالغنی الراجحی (أستاذ الدراسات العلیا بجامعة الأزهر)
- الشیخ یوسف بن عبدالرحمٰن البرقاوی الزرقاء (المملکة الاردنیة الهاشمیة)
- الشیخ عبدالحمید طهماز (مدرّس جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامیة بالریاض)
- الشیخ بداه بن البوصیری (خطیب المسجد الکبیر فی الموریتانیة)
- الشیخ عبداللہ بن ابراہیم الانصاری (مدیر إدارة إحیاء التراث الإسلامي الدوحة۔ قطر)
- الشیخ سید سابق (جامعة ام القریٰ، المکة المکرمة)
- الشیخ ابوبکر جابر الجزائری (الواعظ بالمسجد النبوی الشریف)
- الشیخ محمد علی الصابونی (أستاذ التفسیر بجامعة القریٰ مکة المکرمة)
- الشیخ محمد الغزالی (جامعة الأمیر عبدالقادر للعلوم الاسلامیة قسطنطنیة۔الجزائر)
- الشیخ مناع القطان (الأستاذ بالمعهد العالی للقضاء فی الریاض)
- الشیخ عبدالرحمٰن صافی (من علماء الکویت)
- الشیخ الظاہر احمد الزاوی (مفتی لیبیا)
- الدکتور محمد اَحمد فراخ (جدة)
- شیخ الازہر محمد امین بدوی (مکتب شیخ الجامع الأزهر)
- الدکتور طلال عمر بافقیہ (مدیر المجمع الفقهی مکة المکرمة)
- الدکتور ابراھیم بن اسماعیل (مدیر مکتب رابطة العالم الاسلامی بالموریتانیة)
- الشیخ عبدالعزیز السبیهین (الأمین العام لمسابقة القرآن الکریم الدولیة بالریاض)
- ڈاکٹر مانع الجہنی (الأمین العام للندوة العالمیة للشباب الاسلامی بالریاض)
- الشیخة زینب الغزالی (الداعیة المسلمة بالقاهرة۔ مصر)
- الشیخ صالح علی العود (باریس ۔فرانس)
- السید علامہ علوی عباس المالکی (المدرس باالمسجد الحرام فی مکة المکرمة)
- العلامة المحدِّث عبداللہ بن الصدیق الغماری
- العلامہ الکبیر عبداللہ کنون
- ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی (کلیة الشریعة ، بجامعة دمشق)
- الشیخ عبدالرزاق الحلبی (عضو مجلس القراء بدمشق)
- المحدث الکبیر الشیخ حبیب الرحمٰن اَعظمی
- علامہ شیخ محمد شفیع الدیوبندی (مفتی جمهوریة الباکستان)
- الشیخ محمد عبدالرحمٰن (مفتی جزر القمر)
- الدکتور عبدالفتاح برکة (أمین عام مجمع البحوث الاسلامیة فی القاهرة)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

* الاستاذ راجح لطفی جمعة
* الدکتور حسن باجودة (أستاذ بجامعة أُم القرىٰ ۔ مكة المكرمة)
* الدکتور محی الدین الألوانی

معلوم ہوا کہ تقریباً ساری اُمت اس مسئلے پر متفق ہے کہ قرآن مجید کو رسم عثمانی کے خلاف غیر عربی حروف (لاطینی یا عجمی) میں لکھنا حرام ہے۔ مذکورہ مجالس علمیہ اور اہل علم کے فتاویٰ کی تفصیل جاننے کے لیے شیخ صالح علی العود کی کتاب تحريم كتابة القرآن الكريم بحروف غير عربية أعجمية أو لاتينية کا مطالعہ فرمائیں۔

راجح مؤقف

علامہ ابوالطاہر السندی رحمہ اللہ راجح موقف اور اس کی وجوہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

① رسول اللہ ﷺ کے تقرر کے باعث صحابہ کرام نے اس رسم میں قرآن مجید کی کتابت کی اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا امت پر واجب ہے۔

② اسی رسم پر عہد صحابہ میں جماعت صحابہ کا اجماع منعقد ہوا، کسی ایک صحابی سے بھی اس کی مخالفت منقول نہیں ہے۔ لہٰذا خلفاء راشدین کی اتباع کرنا بھی امت پر واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے۔'' [سنن ابن ماجہ:۴۲]

③ زمانۂ تابعین سے اُمت کا اسی رسم پر اجماع ہے۔ امت کا اجماع حجت شرعی اور مسلمانوں کے لیے واجب العمل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جس نے ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور مومنین کے راستے سے ہٹ گیا تو ہم اس کو اس طرف پھیر دیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔'' [النساء:۱۱۵]

④ رسم عثمانی میں متعدد اہم فوائد شامل ہیں خصوصاً یہ کہ رسم عثمانی میں مختلف قراءات اور منزل من اللہ حروف شامل ہوسکتے ہیں اور اس رسم کی مخالفت سے یہ تمام فوائد متروک ہوجائیں گے۔

[صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۸۰،۱۸۱]

رسم عثمانی کی خصوصیات وفوائد

کئی اہم خصوصیات کی بناء پر رسم عثمانی، عام عربی خط پر فوقیت کا حامل ہے۔ رسم عثمانی کے تمام رموز واشارات سے واقفیت محال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسم مذکور کے چند رموز واسرار کو بعض لوگوں کے مزاج کے موافق واضح فرمایا: لیکن اکثر رموز سے اب بھی انسانی عقل بعید ہے۔ رسم عثمانی کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

* مخفی اور پوشیدہ معانی کی طرف راہنمائی

رسم عثمانی کی ایک عظیم الشان خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں اختیار کیا گیا طرز کتابت ظاہری معنی کے علاوہ کسی پوشیدہ معنی کی طرف بھی اشارہ کررہا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: [وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْيدٍ] [الذاریات:۴۷] یہاں معروف رسم الخط کے خلاف [بايید] یا ئین کے ساتھ مرسوم ہے، اس طرح یہاں ایک خفیہ مفہوم یہ ملتا ہے کہ [أييد] سے مراد بجائے ہاتھ کے وہ مادہ ہو جس سے آسمان بنایا گیا ہے جو بھی انسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کے علم میں نہیں آیا، فقہی قاعدہ ہے کہ حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی کا سبب بنتی ہے۔

[رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت: ص۲۵۹]

رسول اللہ ﷺ سے اتصال سند کا ذریعہ

اُمت محمدیہ اس معاملہ میں تمام اُمتوں سے ممتاز ہے کہ اس کا ہر فرد جو کسی استاد سے مشافہۃ قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھتا ہے تو اس کا سلسلہ سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ چنانچہ رسم عثمانی چونکہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہونے کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کے اجماع کے بعد ہم تک پہنچا۔اس لیے رسم عثمانی کے مطابق مصحف کی قراءت براہ راست رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور ان کے دیئے ہوئے رسم کے موافق ہوگی۔ نتیجتاً رسم عثمانی قرآن مجید پڑھنے والے کا سلسلہ سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔

اہل کتاب کی تحریفات سے حفاظت کا ذریعہ

بعض علماء نے رسم عثمانی کے اسرار و رموز میں قابل ذکر بات فرمائی ہے کہ قرآن مجید کا مذکورہ رسم دراصل اہل کتاب کے لیے ایک حجاب ہے اور پردہ کا ذریعہ ہے، تاکہ وہ قرآن مجید میں اپنی کتب کی طرح اپنی تحریفات کا دروازہ نہ کھول سکیں۔ لہٰذا رسم عثمانی امت مسلمہ کے لیے انعام الٰہی ہے جس کے ذریعے غیر شعوری طور پر قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام ہر وقت موجود رہا ہے۔ [رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت:ص۲۶۲]

شکل اور حروف میں اصل پر دلالت:

مثلاً اصل کے اعتبار سے حرکات کو حروف کی شکل پر لکھنا، جیسے وإیتائ ذی القربیٰ، سأوریکم، ولأوضعوا یا الف کے بدلے میں واؤ لکھنا، جیسے الصلوٰۃ، الزکوٰۃ

بعض فصیح لغات پر دلالت

جیسے ہائے تانیث کو قبیلہ 'طی' کی لغت میں تاء مجرورۃ کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور قبیلہ ہذیل کی لغت میں بلا جازم فعل مضارع سے یاء حذف کردی جاتی ہے اور قرآن مجید میں اس کی مثال ﴿ يَوْمَ يَأْتِ لَا تُكَلَّمُ نَفْسٌ ﴾ ہے۔

بعض کلمات میں وصل وقطع سے مختلف فوائد کا حصول

رسم عثمانی کی ایک عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجود قاعدہ وصل وفصل کی بدولت مفصول کلمات میں ایک سے زائد معانی کا پتہ چلتا ہے، جیسے أم من یکون، أمن یمشی سویا، اگر اَم کو مَنْ سے علیحدہ لکھا جائے تو بل کا معنی دیتا ہے۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں سے پہلی مثال میں اَم بمعنی بل ہے۔

ایک رسم کے ساتھ لکھے ہوئے لفظ سے مختلف قراءات کا حصول

مثلاً وما یخدعون إلا أنفسهم اور وتمت کلمت ربك میں اگر پہلے لفظ کو یخادعون لکھا جاتا تو یخدعون کی قراءت فوت ہوجاتی اور دوسرے لفظ میں کلمات لکھا جاتا تو کلمت مفرد کی قراءت فوت ہوجاتی۔

- قرآن مجید کے محافظ علوم کی عظمتِ شان کو سامنے رکھتے ہوئے تلاوت کا حق ادا کرنا۔
- عامۃ الناس کو اسلاف کی خدمات اور کتابت کی ابتدائی ہیئت وکیفیت سے متعارف کروانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com